السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل جب کہ شرعی جنگیں نہیں ہیں تو کیا غلامی جائز ہے یا شرعی جنگوں کی وجہ سے یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے کے ساتھ مخصوص ہے؟ دلیل سے واضح فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک وہ جنگیں جو نبی اکرم ﷺ اور کفار کے مابین تھیں، شرعی جنگیں تھیں اور ان میں قید ہونے والے بعض کفار کو غلام بھی بنایا گیا اور پھر خلفاء راشدین کے دور میں اور پھر تینوں خیر القرون میں بھی کفار اور مسلمانوں کے مابین شرعی جنگیں ہوئیں اور وہ بھی کافر قیدیوں کے ساتھ اسی طرح معاملہ کرتے تھے جس طرح نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ان کے ساتھ معاملہ ہوتا تھا کہ احسان کرتے ہوئے انہیں چھوڑ دیا جاتا تھا یا فدیہ قبول کر کے چھوڑ دیا جاتا تھا یا غلام بنا لیا جاتا تھا یا انہیں قتل کر دیا جاتا تھا بہر حال قرآن وسنت پر عمل کرتے ہوئے مسلمان حکمران ان سے وہ معاملہ کرتے رہے جس میں مسلمانوں کی مصلحت ہوتی تھی، ائمہ امت کے اجماع کے مطابق بعد کے زمانوں میں بھی قیدیوں کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا رہا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوتا تھا لہٰذا آج بھی اگر مسلمانوں اور کفار کے مابین شرعی جنگیں ہوں، مسلمانوں کو فتح اور نصرت حاصل ہو اور کچھ کفار قیدی بن جائیں تو مسلمان حکمران کو یہ اختیار حاصل ہو گا کہ وہ ان پر احسان کرتے ہوئے انہیں چھوڑ دے یا ان سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دے یا قتل کر دے یا غلام بنا لے یعنی آج بھی مسلمان حاکم کو اختیار ہے کہ وہ کتاب وسنت پر عمل کرتے ہوئے ان کے بارے میں وہ معاملہ کرے جس میں مسلمانوں کو مصلحت ہو اور اگر جنگیں شرعی نہ ہوں تو پھر کسی کو غلام بنانا جائز نہیں، ہاں البتہ اگر کسی کی غلامی شرعی جنگ سے پہلے ثابت ہو اور توالد وتوارث کے ذریعے اس کی غلامی برقرار رہی ہو تو وہ غلام ہی ہے حتیٰ کہ اسے آزادی حاصل ہو جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص77

محدث فتویٰ